احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
# الفضل

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 9 اگست 2004ء 22 جمادی الثانی 1425 ہجری - 9 ظہور 1383 ہش جلد 89-54 نمبر 177

پیر 9 اگست 2004ء

## تیرا مال صرف وہ ہے

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پڑھ رہے تھے الھاکم التکاثر ابن آدم کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے۔

اے آدم کے بیٹے تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے راہ مولیٰ میں صدقہ کر دیا وہ اگلے جہان میں تیرے کام آئے گا یا وہ جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا اور جو پہن لیا اور اسے پرانا کر دیا۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر:2264)

## جلسہ سالانہ برطانیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

# قرب الٰہی کے حصول کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا ضروری ہے

## اس زمانہ میں قرب الٰہی کا ایک اہم ذریعہ نظام وصیت ہے۔ جلد از جلد اس میں شامل ہو جائیں

حضور انور کے خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

یکم اگست 2004ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ سرے لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 38 ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں قرب الٰہی کے حصول کے ذرائع بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ضروری ہے اور اس کے لئے تدبیر۔ دعا اور صحبت صادقین اختیار کرنی چاہئے اور اس زمانہ کے امام نے قرب الٰہی کا ایک اہم ذریعہ نظام وصیت کو قرار دیا ہے اس میں شامل ہو کر اللہ کے فضلوں کا وارث بننا چاہئے۔ حسب سابق حضور انور کا یہ خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اس کوشش میں ہوتی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے اور کس طرح اس کی خوشنودی اور رضا حاصل کی جائے۔ اس زمانہ کے امام نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ وہ کیا احکامات ہیں اور ان پر کس طرح عمل کیا جائے کہ انجام بخیر ہو۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کو ہمیشہ دو باتوں کو سامنے رکھنا چاہئے کہ ایک تو اللہ کی عبادت کرے اور دوسرے اس کی مخلوق سے سچی ہمدردی کرے اگر یہ دو باتیں تمہارے اندر پیدا ہو جائیں تو سمجھو کہ مقصد حیات کو پالیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ شیطان کے حملوں سے بچنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے کئی طریق بیان فرمائے ہیں۔ 1904ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود نے جو تقریر فرمائی اس کے چند اقتباسات حضور انور نے پڑھ کر سنائے جن میں قرب الٰہی کے حصول، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق اور خاتمہ بالخیر کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس مقصد کے حصول کے لئے تین ذرائع یہ بیان فرمائے کہ اول بدعادتوں سے پرہیز کریں۔ اپنے آپ کو نیکیوں میں لگائیں اور جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہئے۔ کیونکہ تدبیر بھی مخفی عبادت ہے۔ دوسرا طریق دعا ہے۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے اور تیسرا ذریعہ قرب الٰہی کا صحبت صادقین ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور انجام بخیر ہونے کے لئے ایک اور ذریعہ بھی ہے جو تمہیں نیکیوں پر قائم رکھنے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ انتہائی اہم نسخہ ہے اور اس سے اللہ کے دین کی اشاعت کے سامان بھی پیدا ہو رہے ہوں گے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو سکے گی اور وہ ہے نظام وصیت جو حضرت مسیح موعود نے مقرر فرمایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ 1905ء میں حضرت مسیح موعود نے رسالہ "الوصیت" لکھا اور اس کے لکھنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اور میرے بعد ایک تو خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا جو میرے کاموں کی تکمیل کرے گا اور دوسرے اس سلسلہ کو چلانے کے لئے ایسے مخلصین جماعت میں پیدا ہوتے رہیں گے جو روحانیت کے اعلیٰ معیار پر پہنچنے والے اور بہشتی قرار پائیں گے۔ اس وجہ سے ان کا علیحدہ قبرستان ہوگا جہاں ان کی تدفین ہوگی۔ حضرت مسیح موعود نے اس قبرستان کے لئے دعا کی کہ خدا اس میں برکت دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لی۔

حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ہر احمدی کو فکر اور کوشش کر کے نظام وصیت میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ اس میں شمولیت کی برکت سے پاک روحانی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کا بھی وارث بننا چاہئے جو آپ نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس نظام میں تاحال شامل ہونے والوں کی رفتار کم ہے اور 38000۔ افراد اس میں شامل ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھے اور 2005ء تک جب اس نظام پر 100 سال پورے ہو جائیں تو 15000 نئی وصایا ہو جائیں۔ اور دوسری خواہش یہ ہے کہ 2008ء میں جب نظام خلافت کے قیام پر 100 سال پورے ہوں تو دنیا کے ہر ملک میں جماعت کے چندہ دہندگان میں سے کم از کم 50 فیصد افراد ایسے ہوں جو نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے خدا کے حضور ایک نذرانہ ہوگا۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ کی صف دوم اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ جلسہ میں شاملین کی تعداد 25 ہزار کے قریب ہے۔ اختتامی دعا کے بعد حضور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے نغمات پیش کئے اور خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
"اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔" (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

## بیوت الحمد منصوبہ میں
## مالی قربانی

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

## گائنی رجسٹرار کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی دو آسامیاں خالی ہیں جو ڈاکٹر ایم بی بی ایس ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ، ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں صدر محلہ / امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ ان کو گریڈ 6500-310-8980-340-13060-375-16060 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار اور مبلغ -/NPA 500 ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

# دعوت الی اللہ کے سنہری گر

132

## پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

## ملک مالٹا میں پیغام حق کی اشاعت

مالٹا بحیرہ روم کا ایک ایسا ملک ہے جہاں پیغام حق پہنچانے کی ذمہ داری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کی تھی۔ چنانچہ نیشنل امیر صاحب جرمنی کی زیر ہدایت مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ مکرم ایاد عودہ صاحب پر مشتمل وفد مالٹا پہنچا اور دعوت الی اللہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ایمان افروز نظارے دیکھے۔ وہ اپنے تحسس سفر کی روئیداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

چار پانچ روز کی مسلسل کوشش کے باوجود ہمیں کوئی بیعت حاصل نہیں ہوئی۔ گلیوں میں دعوت الی اللہ کرتے کرتے ہمیں مراکش کے ایک نوجوان مع اہلیہ کے ملے۔ ان کو چند کتابچے دے کر ہوٹل میں مدعو کیا اگلے دن خود ہوٹل آئے۔ انہیں تفصیل کے ساتھ حضرت امام مہدی کی آمد سے آگاہ کیا۔ وہ دلچسپی لے کر مزید کتب لے گئے۔ خاکسار نے رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص میری گود میں ایک نومولود بچہ ڈال کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ چند لمحوں کے بعد ایک اور بچہ میری گود میں ڈالا گیا ہے اور ڈالنے والا شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ میں خواب میں ہی حیران ہوتا ہوں کہ اتنے تھوڑے سے وقفہ سے دو بچے کیسے ہو سکتے ہیں۔ صبح بعد نماز فجر میں نے برادرم عودہ صاحب کو بتایا کہ میں نے یہ خواب دیکھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ جسمانی اولاد کی طرف نہیں بلکہ روحانی اولاد کی طرف اشارہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جانے سے پہلے دو احمدی عطا فرمائے گا۔ جو کہ ایک مرد اور ایک عورت ہوں گے۔ خاکسار مالٹا میں دعا "رب لاتذرنی فرداً (۔) کثرت سے کر رہا تھا۔ اسی دن ہم ہوٹل سے باہر گئے اور پروگرام لمبے عرصہ کے لئے باہر رہنے کا تھا۔ اچانک ہمیں کوئی کام یاد آیا جس کی وجہ سے خلاف توقع ہم ہوٹل میں آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہی مراکشی نوجوان ہوٹل کے باہر دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہنے لگے کہ میں ڈیڑھ گھنٹے سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ میں اپنے ساتھ اپنے ایک مالٹی عیسائی دوست کو لایا تھا تا کہ آپ اس کے چند سوالات کے جواب دیں لیکن وہ آپ کا انتظار کر کے چلا گیا ہے جب کہ میں نے تہیہ کیا تھا کہ جب تک آپ سے ملاقات نہ ہو گی۔ واپس نہیں جاؤں گا۔ انہیں دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ انہیں کمرے میں لے کے گئے۔ اور مزید دعوت الی اللہ کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ......... فبایعوہ ......... انہیں سنایا۔ الحمد للہ کہ انہوں نے اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے بیعت فارم پر کر دیا ہے۔ ان کی بیعت سے مالٹا میں حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کی شاخیں پہنچ گئیں۔ گزشتہ خواب کی اس حسین تعبیر سے ہمارے ایمانوں کو بہت تقویت ملی کہ کس طرح وہ فون کئے بغیر اور وقت طے کئے بغیر اتفاق سے ہوٹل آئے اور طویل انتظار کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہمارے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ ہوٹل میں تھوڑی دیر کے لئے جائیں۔ حالانکہ ہوٹل میں اس وقت جانا ہمارے پروگرام میں نہیں تھا۔

(الفضل 24 اگست 2001ء)

## ذکر الٰہی اور دعوت الی اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

مولوی منشی عبداللہ صاحب جو مولوی عبداللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کر سنا دو میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھو۔ اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے تھے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے۔ میں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ۔ اور حضرت مسیح موعود کی کوئی تازہ تحریر "الحکم" کی کوئی عبارت وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں۔ ہر سال سو بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تادم آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے۔

(الفضل 22 جولائی 2003ء ص 5)

> دعوت ہر ہرزگوہ کچھ خدمت آساں نہیں
> ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گزر میں دشت خار
> (حضرت مسیح موعود)

# عزمِ نَو کی لہر

شدتِ گرمی میں یہ رونق ہے کیسی شہر میں
اجنبی چہرے ہیں ڈوبے عزمِ نو کی لہر میں
اشتیاق آنکھوں میں اور اک عزم چہروں پر عیاں
گھومتے پھرتے ہیں ربوہ میں یہ گرمی میں کہاں
ہر برس ہو ان دنوں جب جامعہ کا داخلہ
وقف کا جذبہ لیے آتا ہے یاں یہ قافلہ
شہروں اور دیہات سے سب اپنے اپنے رنگ میں
آئے ہیں شامل ہوں تا یہ دین کے آہنگ میں
خوش نصیبی ان کی جو کہ ہو گئے ہیں کامیاب
اور کچھ واپس ہوئے لے کر ارادوں کا ثواب
جامعہ میں داخلے کے ساتھ ہی بدلا سماں
جوہرِ مخفی سبھی ہونے لگے ان کے عیاں
دین کے ایمان کے سب ذائقے ملنے لگے
غنچے جو آئے تھے گلشن میں وہ اب کھلنے لگے
گلشنِ علم و ہنر میں رہ کے پورے سات سال
دھوپ چھاؤں میں نکھر کر، ہو کے با وصف و کمال
پھر تو گلزار جہاں میں یہ چلے جاتے ہیں پھول
خود مہکتے اور زمانے بھر کو مہکاتے ہیں پھول
ہو گئے جب ماہِ نو سے یہ بدل کر ماہتاب
پورے کتنی ماؤں بہنوں کے ہوئے ہیں ان سے خواب
وقف کرنا جاں کا ہے ہاں واقعی کسب کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے لاجرم وہ بے مثال

ضیاء اللہ مبشر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# سیدنا حضرت مسیح موعود کی تاریخی پیشگوئی کا عظیم الشان ظہور

## طاعون کا انذاری نشان، مختصر تاریخ، زبردست پھیلاؤ اور بعض عبرتناک مناظر

**اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری میں ہوگا طاعون سے بچایا جائے گا (حضرت مسیح موعود)**

(قسط دوم آخر)

تحقیق: محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

### حضرت مسیح موعود کا اشتہار

4فروری 1897ء کو حکومت نے وبائی امراض کا قانون 1897ء پاس کیا، جس کی رو سے صوبائی اور مرکزی حکومتوں کو وبائی امراض سے نمٹنے کیلئے بہت سے اختیارات دیئے گئے۔ 1897ء کے سال میں بھی طاعون زیادہ تر بمبئی تک محدود رہی جہاں پر 47ہزار 710افراد کی طاعون سے موت ہوئی۔ اس کے علاوہ یوپی، سی پی، مدراس اور پنجاب میں بھی محدود پیمانے پر لوگ طاعون سے متاثر ہوئے۔ 1897ء کے آخر تک حفاظتی ٹیکے پر کام کافی آگے بڑھ چکا تھا اور اب اس بات کے واضح آثار نظر آ رہے تھے کہ اس وبا کو کامیابی سے روک لیا جائے گا۔ مگر تمام تر سائنسی کامیابیوں کے باوجود خدا تعالیٰ کی تقدیر کچھ اور ہی منظر دکھانے والی تھی۔ 6فروری 1898ء کو حضرت مسیح موعود نے 'طاعون' کے نام سے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''اور ایک اور ضروری امر ہے جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں اس کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے۔ مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کروں اور وہ یہ ہے کہ آج جو 6فروری 1898ء روز یکشنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا......''

اس اشتہار میں ایک طرف حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا کہ لوگ گورنمنٹ کے حفاظتی اقدامات پر خوامخواہ بدظنی نہ کریں بلکہ اس خوفناک وبا کے وقت حکومت سے تعاون کریں۔ وہاں دوسری طرف گورنمنٹ کو بھی توجہ دلائی کہ ان اقدامات کو عملی جامہ پہناتے وقت پردہ کا خیال رکھا جائے اور بجائے حکومت اور رعب سے کام لینے کے لوگوں کو خوش اخلاقی سے ان اقدامات کی افادیت سمجھائیں۔

اس اشتہار میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر ان امور کی پیشگوئی فرمائی گئی تھی۔

(1) پنجاب میں عنقریب طاعون پھیلے گی۔

(2) زیادہ سے زیادہ دو سال میں اس کا آغاز ہو جائے گا۔

(3) یہ طاعون پنجاب کے کسی ایک مقام پر محدود نہیں رہے گی بلکہ بہت سے مقامات پر پھیلے گی۔

(4) یہ وبا نہایت خوفناک ہوگی۔

یہ تفصیلات دیکھنا ضروری ہیں کہ جس وقت اس پیشگوئی کو شائع کیا گیا تھا اس وقت پنجاب میں طاعون کی کیا کیفیت تھی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت تک ہندوستان میں طاعون سے جو اموات ہوئی تھیں ان میں سے 99% صرف بمبئی میں ہوئی تھیں۔ پنجاب سمیت دیگر صوبوں میں بہت محدود پیمانے پر کیس ہوئے تھے۔ پنجاب میں پہلی مرتبہ 15/اکتوبر 1897ء کو ضلع جالندھر میں کھٹکار کلاں کے گاؤں میں طاعون نمودار ہوئی تھی اور اس پیشگوئی کے وقت تک صرف ضلع جالندھر اور ہوشیار پور کے چند دیہات میں طاعون پہنچی تھی۔ شہروں میں تو ابھی اس بیماری نے قدم بھی نہ رکھا تھا۔ 1897ء کے پورے سال میں پنجاب میں صرف 197/افراد طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔ جبکہ بمبئی میں اس سال 47ہزار 710 افراد طاعون سے اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ بہر حال پنجاب میں ابھی کسی خوفناک وبا کے کوئی آثار نہ تھے۔

### پنجاب میں پھیلاؤ

اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے بعد جلد ہی طاعون نے پنجاب میں پھیلنا شروع کیا۔ 1898ء میں اس وبا سے اموات میں حیران کن اضافہ ہوا اور 2019افراد طاعون سے ہلاک ہو گئے۔ یہ بات واضح ہے کہ پیشگوئی کے شائع ہونے پر ہی اس کے پورے ہونے کی واضح علامات ظاہر ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد اگلے دو برس میں طاعون کی شدت میں کمی آ گئی۔ 1899ء میں پنجاب کے اندر طاعون سے 255اور 1900ء میں 575افراد کی طاعون سے موت رجسٹر کی گئی۔ ان دو سالوں کے دوران بمبئی میں تو حسب سابق طاعون نے کافی تباہ کاری کی لیکن بمبئی کے علاوہ بنگال میں بھی طاعون نے زور پکڑا اور ہزاروں افراد کی اموات شروع ہو گئیں۔

### پنجاب میں ہلاکتیں

ممکن ہے کہ ان دو سالوں میں یہ صورت حال دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاتا ہو کہ اب پنجاب میں کسی خوفناک وبا کا خطرہ ٹل گیا ہے اور اب 1898ء کی طرح پنجاب میں طاعون کا زور نہیں ہوگا۔ لیکن خدا کی تقدیر کچھ اس طرح کے خوفناک مناظر دکھانے والی تھی کہ 1898ء کی اموات کی کوئی حیثیت ہی نہ رہے اور پیشگوئی کے پورے ہونے میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہ رہے۔ 1901ء میں بمبئی کے اندر ایک لاکھ اٹھائیس ہزار سے زائد لوگ طاعون کے ہاتھوں موت کے منہ میں پہنچے۔ جبکہ اسی سال پنجاب میں 14ہزار 959 افراد طاعون کا شکار ہوئے۔

یہ بات حکومت کیلئے بہت پریشان کن تھی۔ اس بات کے خطرات نظر آ رہے تھے کہ بمبئی کے بعد اب پنجاب میں بھی طاعون زور پکڑ سکتی ہے۔ چنانچہ حکومت نے ہر قیمت پر اس وبا کو روکنے کا تہیہ کر لیا اور جون 1902ء میں پنجاب میں وسیع پیمانے پر حفاظتی ٹیکے لگانے کا اعلان کیا۔ اب تک اس ٹیکے کی افادیت سائنسی طور پر ثابت ہو چکی تھی۔ یہ اعلان ہیفکائن (Haffkine) کے لئے بہت بڑی کامیابی تھی۔ وہ خود اس مہم میں حصہ لے رہے تھے۔ اس وقت تک گو ابھی طاعون کی وبا نے محض ہلکی سی جھلک دکھائی تھی لیکن پھر بھی اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ کر دس ہزار افراد احمدیت قبول کر چکے تھے۔

(ملفوظات جلد 2صفحہ 396)

### حضرت مسیح موعود کا اعلان

ادھر حکومت نے طاعون کے ٹیکے کی مہم شروع کی اور اس کے معاً بعد 5/اکتوبر 1905ء کو حضرت مسیح موعود نے کشتی نوح شائع فرمائی اور یہ اعلان فرمایا کہ

''سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 4)

اور اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی۔ اور یہ اعلان شائع فرمایا کہ آپ اور آپ کی جماعت کی نسبت چونکہ خدا تعالیٰ خود حفاظت کا وعدہ فرما چکا ہے اس لئے آپ اور آپ کی جماعت طاعون کا حفاظتی ٹیکہ نہیں لگوائے گی۔ باوجود اس کے کہ آپ نے حکومت کے اقدامات کی تعریف فرمائی اور تحریر فرمایا کہ اگر آسمانی روک نہ ہوتی تو آپ خود سب سے پہلے ٹیکہ کراتے، آپ نے مزید تحریر فرمایا:۔

''میں اس بات کو معصیت جانتا ہوں کہ خدا کے اس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ مشتبہ کر دوں جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور میں اس کے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت کر کے ٹیکہ کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہتا۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19صفحہ 5)

کوئی اسے اتفاق سمجھے یا اسے اس پیشگوئی کے نتیجے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا حصہ کہے لیکن یہ بات قابل توجہ ہے اور حیرت میں ڈالتی ہے کہ کشتی نوح کی اشاعت کے صرف ایک ماہ کے بعد حفاظتی ٹیکوں کی مہم کو ایک ایسا حادثہ پیش آیا جس نے اس مہم کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ سانحہ آج تک حفاظتی ٹیکوں سے وابستہ سانحوں میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

### ایک دہشتناک واقعہ

پنجاب کے ایک گاؤں ملکوال میں حفاظتی ٹیکے لگانے کی ٹیم پہنچی ہوئی تھی۔ لوگوں کو طاعون کے ٹیکے لگائے جا رہے تھے۔ ایک کمپاؤنڈر Forcep (قینچی کی طرح کا آلہ) سے دوائی کی بوتل کا کارک کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کارک سختی سے بند کیا گیا تھا۔ اس کے ہاتھ سے Forcep گر گیا۔ اس نے جلدی سے اسے اٹھایا اور کچھ دیر کے لئے کاربولک ایسڈ (Carbolic Acid) میں ڈبویا اور بوتل کھول کر ٹیکے لگانے شروع کر دیئے۔ 30/اکتوبر 1902ء کو یہ ٹیکے لگائے گئے اور 4اور 5نومبر کو ان میں سے انیس افراد کو تشنج کی علامات شروع ہوئیں اور چند روز میں یہ افراد تشنج (Tetanus) سے ہلاک ہو گئے۔ یہ بہت بڑا سانحہ تھا۔ پورے ملک میں شور مچ گیا۔ حکومت نے

تحقیقات کرائیں اور بعض شواہد کو نظر انداز کرتے ہوئے، بمبئی کی مرکزی لیبارٹری کو قصوروار ٹھہرایا گیا کہ وہاں سے آلودہ دوائی مہیا کی گئی تھی جس کی وجہ سے ان افراد کی موت واقع ہوئی تھی۔ ہیفکائن اسی لیبارٹری کے انچارج تھے سارا نزلہ ان پر گرا اور انہیں اپنے عہدے سے سبکدوش ہونا پڑا۔ اس دہشتناک واقعہ سے پنجاب میں حفاظتی ٹیکوں کی مہم بری طرح متاثر ہوئی۔

ہیفکائن (Haffkine) نے اس فیصلے پر احتجاج کیا ان کے نزدیک قصور ملکوال میں ٹیکے لگانے والی ٹیم کا تھا۔ بمبئی کی لیبارٹری کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر ان کی بریت اس وقت تک نہ ہوسکی جب تک انگلستان کے لسٹر انسٹیٹیوٹ (Lister Institute) نے 1907ء میں تحقیق کر کے انہیں بری الذمہ قرار نہیں دے دیا۔ یہ رپورٹ طب کے جریدے لینسیٹ (Lancet) کے فروری 1907ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔

## پنجاب میں مزید ہلاکتیں

1902ء میں پنجاب کے صوبے میں ایک لاکھ اکہتر ہزار سے زائد افراد طاعون کے ہاتھوں موت کے منہ میں پہنچ گئے۔ تمام قیاس آرائیوں اور سائنسی کوششوں کے برخلاف اب پنجاب میں اس وبا کی آگ پوری شدت سے بھڑک اٹھی تھی۔ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں بھی طاعون سے اموات میں حیران کن اضافہ ہوگیا۔ یوپی میں چالیس ہزار اور بنگال میں 32000 اور مدراس میں دس ہزار سے زائد افراد اس کا شکار ہوئے۔ بمبئی میں تباہ کاری ایک لاکھ 84 ہزار 752 اموات کے ساتھ ابھی تک سب سے آگے تھی۔

## عبرتناک مناظر

1903ء میں پنجاب میں طاعون سے اموات بڑھ کر دو لاکھ پانچ ہزار ہوگئیں۔ کئی خاندانوں سے کوئی فرد نہ بچا تھا۔ گاؤں کے گاؤں اس سے خالی ہو رہے تھے۔ شہروں میں اس کی دہشت پھیل رہی تھی۔ بعض دفعہ کوئی دفنانے والا بھی میسر نہ ہوتا۔ کہتے ہیں کہ پٹیالہ میں کچھ مزدور آوازیں لگاتے پھرتے۔ ''مردہ چکوا لو'' اور ان بدنصیبوں کو دفن کرنے کیلئے سرکاری گاڑی کھڑی ہوتی جو لاشوں کو ایک بڑے گڑھے میں پھینک آتی۔

## پیشگوئی کی صداقت

جب طاعون کی پیشگوئی کی گئی اس وقت پنجاب میں صرف برائے نام طاعون موجود تھی۔ جبکہ بمبئی میں بلکہ ہندوستان سے باہر چین اور ہانگ کانگ میں طاعون کی بہت زیادہ وارداتیں ہو چکی تھیں۔ اور دوسرے ممالک کی نسبت ہندوستان میں بالخصوص پنجاب میں اس وبا کو روکنے کیلئے زیادہ سائنسی کوششیں کی گئی تھیں۔ ان کوششوں کی نگرانی کرنے والے کوئی معمولی لوگ نہ تھے بلکہ دنیا کے چوٹی کے سائنسدان تھے۔ لیکن اس کے باوجود وقت نے یہ ثابت کیا کہ پوری دنیا میں پنجاب نے اس وبا سے سب سے زیادہ نقصان اٹھایا۔

1904ء میں پنجاب میں 3 لاکھ 96 ہزار 357 شہری طاعون سے ہلاک ہوئے۔ اس سال یوپی بنگال اور بمبئی میں بھی طاعونی اموات غیر معمولی طور پر زیادہ ہوئی تھیں مگر اس کے باوجود پنجاب اس وبا سے سب سے زیادہ متاثر ہوا تھا۔ اب لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی اور انذار سورج کی طرح روشن نظر آنے لگا تھا۔ اور اس دور کی روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کی صداقت سے متاثر ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے خائف ہو کر غیر معمولی تعداد میں لوگ حلقہ بیعت میں داخل ہو رہے تھے۔

## پنجاب سب سے زیادہ طاعون کی پکڑ میں آیا

یوں تو طاعون کی یہ عالمی وبا آسٹریلیا کے علاوہ باقی تمام براعظموں میں پہنچی تھی لیکن اگر وبا کے آغاز سے لے کر 1913ء تک کے مجموعی اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو نہ صرف پورے ہندوستان میں بلکہ پوری دنیا میں پنجاب میں طاعون نے سب سے زیادہ تباہی مچائی تھی۔ پیشگوئی کے وقت یعنی آغاز 1898ء سے لے کر 1913ء کے اختتام تک پنجاب کے صوبے میں بائیس لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ شہری طاعون کے ہاتھوں موت کے منہ میں پہنچ چکے تھے۔ پنجاب کے بعد یوپی اور پھر بمبئی سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ بہت سے علاقوں میں ایک تہائی یا ایک چوتھائی آبادی ہلاک ہوگئی۔ یہ اعداد و شمار پڑھتے ہوئے یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ اس وقت آج کی نسبت بہت کم آبادی تھی۔

حضرت علیؓ سے ایک روایت منقول ہے کہ آنے والے موعود قائم کے دو نشان ہونگے۔ ایک سرخ نشان یعنی تلوار کا نشان ہوگا۔ یہ جنگوں کی طرف اشارا ہے اور دوسرا سفید نشان یعنی طاعون کا ہوگا۔ اس روایت میں ایک اور علامت بھی بیان کی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کی زندگی میں ٹڈی دل (Locusts) کا ایک حملہ ہوگا اور اس کے بعد ایک اور ٹڈی دل کا حملہ ہوگا جو سرخ رنگ کی ہوں گی۔

(بحار الانوار جلد 52 باب علامات ظہورہ علیہ السلام من السفیانی والدجال ص 211 موسسۃ الوفاء بیروت)

اب یہ تو ظاہر ہے کہ اس سے مراد عام ٹڈی دل (Locusts) کے حملے نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ عام حملے تو ہوتے رہتے ہیں اور درختوں اور فصلوں کا صفایا کرتے رہتے ہیں۔ یقیناً اس سے مراد کوئی خاص اور بڑے پیمانے کا حملہ ہی ہو سکتا ہے۔

یوں تو تاریخ میں ٹڈی دل کے بہت سے حملے ہوتے رہے ہیں لیکن جس کے حملے کے متعلق یہ تخمینہ ہے کہ وہ معلوم تاریخ میں سب سے بڑا تھا وہ 1889ء میں ہوا تھا۔ یہ نہ صرف حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہوا تھا بلکہ یہ وہی سال تھا جس میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ جب ٹڈی دل کا یہ عظیم الشان حملہ بحیرہ احمر پر سے گزرا تو اندازاً پانچ ہزار مربع کلومیٹر کے رقبے پر محیط تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس میں دو سو پچاس ارب ٹڈیاں شامل تھیں۔

جہاں تک سرخ ٹڈی کا تعلق ہے تو یہ Red Locust کہلاتا ہے اور سائنسی زبان میں اسے Namadacris Septemfasciata کہتے ہیں۔ اس کے حملے زیادہ تر افریقہ میں ہوتے ہیں۔ اس کے پر لال رنگ کے اور جسم براؤن یا بادامی رنگ کا ہوتا ہے۔ معلوم تاریخ میں اس کا سب سے بڑا حملہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد 1927ء سے 1929ء میں شروع ہوا تھا اور پھر اس نے براعظم افریقہ کے جنوب میں واقع ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ان حملوں کی رو 1940ء تک جاری رہی تھی۔

محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب

# خلیفہ وقت کی روحانی توجہ کا ایک نشان

## تصویر میں کھڑے بچہ، بچی 21 سال کے بعد زندگی کے ساتھی بن گئے

آج سے 21 سال قبل کی بات ہے خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اس وقت خاکسار کی عمر 13 سال تھی میں اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی محمد شاہد اقبال سیلونی صاحب کو بھی ساتھ لے گیا۔ حضور تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ کمرہ میں موجود تقریباً 25 کے قریب افراد بیٹھے تھے حضور نے باری باری سب سے حال دریافت کیا اس ملاقات میں ایک ایسی فیملی بھی موجود تھی جن کے ساتھ ایک چھوٹی سی کم سن بچی جس کی عمر 3 سال تھی وہاں پر ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھی۔ ملاقات ختم ہونے کے بعد خاکسار نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ خاکسار آپ کے ساتھ ایک یادگار تصویر بنوانا چاہتا ہے حضور نے ازراہ شفقت درخواست کو قبول کیا اور تصویر کی اجازت دے دی ان تمام ملاقاتیوں میں دو ہی چھوٹے بچے تھے ایک محمد شاہد اقبال سیلونی ولد محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب مرحوم جن کی عمر تقریباً 9 سال تھی اور دوسری وہ بچی جو کسی اور فیملی کے ساتھ آئی ہوئی تھی جس کی عمر تقریباً 3 سال تھی اس فیملی کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں تھا اور نہ کوئی رشتہ داری تھی جب تصویر کا وقت ہوا تو خاکسار اپنے چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر حضور انور کے ساتھ کھڑا ہوا تو حضور نے اس کم سن بچی جس کا نام راحیلہ فرخ تھا اپنے پاس بلایا اور پیار کیا اور اپنے بائیں دست مبارک سے بچی کو اپنے سامنے کھڑا کر لیا اور ساتھ خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد شاہد اقبال سیلونی صاحب کو اپنے دائیں ہاتھ کھڑا کیا اس طرح دونوں کو اکٹھے کر کے پیار بھی کیا۔ تصویر ہوئی اور ملاقات ختم ہوگئی۔

یہ تصویر ہم نے اپنے گھر میں آویزاں کر دی۔ 21 سال کا عرصہ گزر گیا۔ اس بچی اور اس کی فیملی کے ساتھ ہمارا کوئی رابطہ نہیں تھا بھائی چھ سال قبل بیرون ملک چلا گیا۔ دو سال قبل والدہ محترمہ نے بھائی کا رشتہ تلاش کرنا شروع کیا دفتر رشتہ ناطہ سے بھی رابطہ کیا گیا بہت سارے رشتے آئے بہت اچھے تعلیم یافتہ خوب سیرت اور خوبصورت بھی تھے کئی جگہ بات طے ہوتی رہی لیکن خدا جانے کیوں ختم ہو جاتی تھی والدہ محترمہ بہت پریشان تھیں اور خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعا گو تھیں کہ خدا تعالیٰ جو کرے بہتر کرے ایک دن اچانک دوپہر کے وقت ایک میاں بیوی رشتے کے سلسلے میں ہمارے گھر آئے انہیں کمرہ میں بٹھایا مشروب دیا سامنے حضور انور کی تصویر لگی ہوئی تھی اچانک ان کی نظر پڑی اور دیکھا تو وہ بولے کہ یہ تصویر میرے بڑے بھائی کے گھر میں بھی ہے آپ نے کہاں سے لی ہم نے کہا کہ یہ ہماری حضور کے ساتھ یادگار تصویر ہے ان میاں بیوی نے اپنی بچی کی بات نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ میرا بھائی اس بچی کے لئے رشتہ تلاش کر رہا ہے جو تصویر میں کھڑی ہے آپ کوشش کر کے دیکھ لیں۔ والدہ محترمہ کو ایک دو سال قبل اس بچی کا خیال آیا تھا مگر یہ سوچ کر چھوڑ دیا کہ خدا جانے یہ کون ہے اور کہاں ہوگی بہر حال ان کے کہنے پر والدہ محترمہ ان کے گھر گئیں اور بچی کے والدین اور بچی سے ملاقات کی اور پتہ چلا کہ بچی کے بہت سارے رشتے بیرون ملک اور اندرون ملک سے بھی آئے تھے لیکن ختم ہوتے رہے ہماری طرف سے رشتہ منظور تھا انہوں نے دوسرے دن رشتہ منظور کیا اور ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ رشتہ طے ہوا اور دونوں بچوں کی شادی ہوگئی۔

18 مارچ 2004ء کو بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بعد نماز مغرب -/60000 روپے حق مہر پر نکاح پڑھایا۔ 21 مارچ 2004ء کو رخصتانہ ہوا اور 22 مارچ 2004ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو خوش رکھے اور حضور کی دعاؤں کا وارث بناتا رہے۔

## حضرت مصلح موعود کے قیمتی ارشادات کی روشنی میں

# مختلف پیشے اور ہنر سیکھنے کی اہمیت

## خدام کے لئے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا بہت ضروری ہے

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیاوی اعتبار سے بڑی قوموں نے ایک طویل جدوجہد اور محنت کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے۔ محنت، جدوجہد، لگن اور کچھ کرگزرنے کا جذبہ ہی وہ بنیادی عناصر ہیں جو انسان کے لئے ترقیات کے دروازے کھولتے چلے جاتے ہیں۔ جب کہ اس کے بالمقابل پسماندہ اور غریب اقوام میں بے کاری، آوارہ گردی، وقت کا ضیاع اور اسی قسم کی بے شمار برائیاں نظر آتی ہیں۔ جس کی وجہ سے پسماندگی اور غربت دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے اور غریب قومیں غریب تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔

دین فطرت کی تعلیمات ہر گوشہ زندگی میں راہنما اصولوں کی حامل ہیں۔ اور یہ بے کاری کی زندگی کو ہرگز پسند نہیں کرتا بلکہ واضح طور پر فرماتا ہے کہ اے مخاطب۔ دن بھر میں تیرے کرنے کے لئے کاموں کی ایک لمبی فہرست ہے۔

نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الکاسب حبیب اللّٰہ" یعنی محنت کر کے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔ اب صاف پتہ چلتا ہے کہ دین اپنے ماننے والوں سے کس قسم کی زندگی کی توقع کر رہا ہے۔ یقیناً ایسی زندگی کی جس میں اس کا دن مصروف گزرے۔ وہ ایک کام سے فارغ ہو تو دوسرا کام اس کا منتظر کھڑا ہو۔ بے کاری، سستی اور کاہلی کی تو دین کی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے میں کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

لیکن ان راہنما تعلیمات کو بھلا دینے کے نتیجے میں ہمارے معاشرے طرح طرح کے مصائب اور آلام کا شکار ہو رہے ہیں اور قوم غریب سے غریب تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ آج کا نوجوان محنت کرنے سے جی چراتا ہے اور ایسے طریقوں کی تلاش میں رہتا ہے جس کے ذریعے سے راتوں رات اسے لاکھوں روپے حاصل ہو جائیں اور پھر جب ایسا نہیں ہوتا تو یا تو تقدیر کا رونا روکر خاموش ہو جاتا ہے یا غلط اور ناجائز راہوں پر قدم مارنے لگتا ہے۔

### بیکاری کی نسبت کام کرنا بہتر ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہم نے ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جنہوں نے محض چند آنوں سے کام شروع کیا اور ترقی کرتے کرتے لاکھوں میں کھیلنے لگے۔ لیکن مسلمانوں سے اگر کہا جائے کہ کوئی کاروبار کرلو تو ہزاروں روپے سے کم میں کاروبار شروع کرنے کا تصور ہی نہیں کر سکتے اور اس وجہ سے ساری زندگی ضائع کر کے بیکار وجود کی طور پر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح یہ سوچ بھی نوجوانوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے کہ جب تک ان کی مرضی کا فلاں کام نہیں ملے گا اس وقت تک مانگ کر کھا لیں گے۔ ادھار لے لیں گے۔ محتاج ہونا قبول کر لیں گے لیکن کام شروع ہی نہیں کرنا۔ یہ بھی ایک غلط سوچ ہے۔ کیونکہ بے کار رہنے کی نسبت جو بھی کام میسر ہو اسے کر لینا زیادہ فائدہ مند ہے۔ خواہ پیسے کچھ کم ہی ملیں۔ خواہ محنت کچھ زیادہ ہی کرنا پڑے تب بھی بیکاری کی نسبت کام کرنا زیادہ بہتر ہے۔ داناؤں کا قول ہے

بے کار مباش کچھ کیا کر
کپڑے ہی پھاڑ کر سیا کر

یعنی بے کار رہنے سے تو یہ بھی بہتر ہے کہ اپنے کپڑے ہی ادھیڑ ادھیڑ کر دوبارہ سیتے رہو۔ کم از کم بے کاری اور سستی اور کاہلی تو پیدا نہیں ہوگی۔

### کما کر کھانے کا عہد

حضرت مصلح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں:-

"یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کر لے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا۔ اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا اور پھر بھوکا رہتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص کام کے لئے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا ہے تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اس کی بہت بڑی ہتک اور ہتکی ہے۔ پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ کام نہ کریں اور سستی کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کر لیا"۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 87)

### کوئی پیشہ حقیر نہیں ہے

ایک خرابی جو عام طور پر ہماری قوم میں جگہ بنا چکی ہے وہ یہ ہے کہ کچھ پیشوں کو اعلیٰ اور کچھ کو حقیر اور ذلیل سمجھ لیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایک بہت بڑا فساد پیدا ہو گیا ہے۔ حالانکہ اگر ہم سادہ عقل سے غور کریں تو سمجھ سکتے ہیں کہ ہر ایک پیشہ اہم ہے اور معاشرے کو اس کی ضرورت ہے دین اپنے مطمح نظر کو بلند رکھنے کی تلقین ضرور کرتا ہے لیکن یہ ہرگز نہیں کہتا کہ اگر کوئی بہت اعلیٰ درجے کا کام نہ ملے تو بے کار بیٹھ جاؤ۔ معاشروں میں ہر طرح کے لوگوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور ان کا اپنا ایک مقام معاشرے میں ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہئے تا کہ کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ برا ہے۔ ہمارے ملک کی ذہنیت ایسی بری ہے کہ عام طور پر لوگ لوہار، ترکھان وغیرہ کو کمین سمجھتے ہیں اور جس طرح لوہار، ترکھان اور چوہڑوں کو ذلیل سمجھتے ہیں اسی طرح دوسرے لوگ ان کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا بیٹا پولیس یا فوج میں سپاہی ہو جائے اور سترہ روپیہ ماہوار تنخواہ پانے لگے تو اس پر بہت خوشی کی جاتی ہے۔ لیکن اگر پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کمانے والا ترکھان یا لوہار بن جائے تو تمام قوم روئے گی کہ اس نے ہماری ناک کاٹ دی کیونکہ اسے کمیوں کا کام سمجھا جاتا ہے۔ تو میرا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کی جماعت میں عادت پیدا ہو جائے۔ ایک طرف تو کام کرنے کی عادت ہو اور دوسری طرف ایسے کاموں کو عیب نہ سمجھنے کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعت کا کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا کہ جو کسی حالت میں بھی یہ کوشش کرے کہ دنیا میں ضرور کوئی نہ کوئی طبقہ غلام رہے اور اگر کبھی اس کی اصلاح کا سوال پیدا ہو تو اس میں روک بنے"

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 134)

یورپ کی ترقی یافتہ اقوام نے اس اصول کو اچھی طرح سے سمجھ لیا جس کی وجہ سے وہاں کا ہر ایک فرد بھی خوشحال ہو گیا اور قومی طور پر بھی ترقی اور خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا۔ وہاں کا پلمبر بھی خوشحال ہے۔ بڑھئی بھی خوشحال ہے۔ لوہار بھی خوشحال ہے اور کارخانے دار بھی خوشحال ہے اور اس خوشحالی کی کنجی اس بات میں ہے کہ کوئی پیشہ حقیر اور ذلیل نہیں ہے بلکہ معاشرے کو ہر طرح کے افراد کی ضرورت ہے۔

### سستی اور کاہلی سے تباہی

ایک اور بہت بڑا المیہ ہمارے نوجوانوں کی سستی اور کاہلی اور وقت ضائع کرنے کی عادت ہے جس نے قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

حضرت مصلح موعود اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

"کام نہ کرنے کی عادت انسان کو بہت خراب کرتی ہے......... اس میں شک نہیں کہ ہر ملک میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں مگر یہاں بہت زیادہ ہیں۔ جو کام کرنے والے ہیں۔ وہ بھی بہت سست ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ یہاں جو مزدور اینٹیں اٹھاتے ہیں اس طرح ہاتھ لگاتے ہیں کہ گویا وہ انڈے ہیں۔ آہستہ آہستہ اٹھاتے ہیں اور پھر اٹھاتے اور رکھتے وقت کمر سیدھی کرتے ہیں پھر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کہتے ہیں کہ لاؤ ذرا حقہ کے تو دو کش لگا دیں۔ لیکن ولایت میں میں نے دیکھا ہے کہ حالت ہی اور

ہے۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو میں نے ایک دفعہ توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا میرا بھی خیال اسی طرح تھا۔ گویا ایک ہی وقت دونوں کو اس طرف توجہ ہوئی۔ حافظ صاحب نے کہا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کام کر رہے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگی ہوئی ہے یہ اسے بجھا رہے ہیں۔ کوئی سستی ان میں نظر نہیں آتی۔ ایک دفعہ ہم گھر میں بیٹھے تھے۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی کہ گلی میں چند عورتیں نظر آئیں جو لباس سے آسودہ حال معلوم ہوتی تھیں مگر نہایت جلدی جلدی چل رہی تھیں۔ میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ ان کو کیا ہوگیا ہے۔ حافظ صاحب ذہین آدمی تھے، سمجھ گئے اور کہنے لگے میں نے یہاں کسی کو چلتے دیکھا ہی نہیں سب لوگ یہاں دوڑتے ہیں۔ غرض وہاں کے لوگ ہر کام ایسی مستعدی سے کرتے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں جدھر دیکھو سخت غفلت اور سستی چھائی ہے۔ کسی کو چلتے دیکھو تو سستی کی ایسی لعنت ہے کہ چاہتا ہے ہر قدم پر کیل کی طرح گڑ جائے۔ یہاں جو کام والے ہیں وہ بھی گویا نکمے ہی ہیں اور جو سست ہیں وہ کام کرتے ہی نہیں۔ ان سے تو اللہ کی پناہ“

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 136)

## ہاتھ سے کام اور مشقت کی عادت

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا ہے کہ دین اپنا مطمح نظر بلند رکھنے کی تلقین ضرور کرتا ہے اور یہ اصولی راہنمائی ضرور کرتا ہے کہ بلند پرواز بنو۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کو یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ گہری نظر کے ساتھ آئندہ آنے والے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ابتداء سے ہی اپنے مستقبل کے لئے درست پلاننگ کریں تا کہ جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھیں تو انہیں ایسے کام آتے ہوں جن کی مانگ بہت زیادہ ہو۔ اور اس کام کی ابتداء بچپن سے ہی ہونی چاہئے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

”سائنس اور مشینری کے کام سیکھو اور ان کے لئے ایسے کام تجویز کریں جو محنت کشی کے ہوں اور جن کے کرنے سے ان کی ورزش ہو اور جسم میں طاقت پیدا ہو مثلاً ہر جماعت میں جتنے پیشہ ور ہیں ان سے کہا جائے کہ وہ خدام کو سائیکل کھولنا اور جوڑنا یا موٹر کی مرمت کا کام یا موٹر ڈرائیونگ سکھا دیں۔ یہ کام ایسے ہیں کہ ان میں انسان کی صحت بھی ترقی کرتی ہے اور انسان ان کو بطور ہابی (Hobby) کے سیکھ سکتا ہے اور اگر اسے شوق ہو تو اس میں بہت حد تک ترقی بھی کر سکتا ہے۔ سکھ قوم کے مالدار ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ قوم لاری ڈرائیونگ اور لوہار کے کام میں سب سے آگے ہے اور پنجاب میں تمام لاریاں اور مستری خانے ان کے قبضہ میں ہیں۔ جس جگہ جاؤ تمہیں لاری ڈرائیور سکھ ہی نظر آئے گا حالانکہ سکھ پنجاب میں کل دس بارہ فیصدی ہیں لیکن سفر کے تمام ذرائع انہوں نے اپنے قبضہ میں لے رکھے ہیں۔ کسی سڑک پر کھڑے ہو جاؤ کسی ضلع یا تحصیل میں چلے جاؤ تم دیکھو گے کہ سائیکلوں پر گزرنے والوں میں سے دو تہائی سکھ ہونگے اور ایک تہائی ہندو یا مسلمان ہونگے ............ پس کوئی وجہ نہیں کہ اگر جماعت ان کاموں میں ترقی کرنے کی کوشش کرے تو وہ دوسری جماعتوں سے پیچھے رہ جائے۔ اگر ہماری جماعت میں سے پانچ چھ فیصدی لوگ مستری ہو جائیں تو پھر امید کی جاسکتی ہے کہ ہمارے لوگ مشینری میں کامیاب ہو سکیں گے کیونکہ ان لوگوں کو آرگنائز (Organise) کر کے آئندہ ان کے لئے زیادہ اچھا پروگرام بنایا جا سکتا ہے اور کچھ اور لوگوں کو ان کے ساتھ لگا کر کام سکھایا جا سکتا ہے۔ اس وقت میرے نزدیک اگر مرکزی مجلس ایک موٹر خرید سکے تو یہ بہت مفید کام ہوگا۔ اس کے ذریعہ خدام کو موٹر ڈرائیونگ کا کام سکھایا جائے اور یہ بتایا جائے کہ موٹر کی عام مرمت کیا ہوتی ہے۔ جو خادم سیکھیں ان میں سے بعض مختلف جگہوں پر موٹر کی مرمت کی دکان کھول لیں۔ یہ بہت مفید کام ہے۔ اس میں جسمانی صحت بھی ترقی کرے گی اور آمدنی کا ذریعہ بھی ہو گا۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کو گھوڑے کی سواری، سائیکل کی سواری سکھائی جائے۔ سائیکل کی سواری کے ساتھ یہ بات بھی ضروری ہوتی ہے کہ اسے کھولنا اور مرمت کرنا آتا ہو کیونکہ بعض اوقات چھوٹی سی چیز کی خرابی کی وجہ سے انسان بہت بڑی تکلیف اٹھاتا ہے۔ پس ہمارے خدام کو مشینری کی طرف توجہ بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آج کل مشینوں میں برکت دی ہے۔ جو شخص مشینوں پر کام کرنا جانتا ہو وہ کسی جگہ بھی چلا جائے اپنے لئے عمدہ گزارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آج کل تمام قسم کے فوائد مشینوں سے وابستہ ہیں اور جتنا مشینوں سے آج کل کوئی قوم دور ہوگی اتنی ہی وہ ترقیات میں پیچھے رہ جائے گی اسی طرح اگر خدام لوہار، ترکھان، بھٹی اور دھونکنی کا کام سیکھیں تو ان کی ورزش بھی ہوتی رہے گی اور پیشہ کا پیشہ بھی ہے۔ چونکہ خدام کے لئے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اگر خدام ایسے کام کریں تو وہ ایک طرف ہاتھ سے کام کرنے والے ہونگے اور دوسری طرف اپنا گزارہ پیدا کرنے والے ہونگے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کے لئے انہیں کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں لیکن انفنٹری میں خوشی کے ساتھ بھرتی ہوتے ہیں اور یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے۔ اگر کارخانوں میں یہ کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے پل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور اسی طرح کی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہونگے“۔ (مشعل راہ جلد اول صفحہ 444-445)

غرضیکہ خلاصہ ان تمام نصائح کا یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو محنتی بننا چاہئے۔ وقت ضائع کرنے کی عادت سے بچنا چاہئے۔ اس بات کو ذہن میں پختہ کر لینا چاہئے کہ کوئی بھی کام حقیر نہیں ہوتا خواہ کیسا ہی کام کیوں نہ ہو مانگ کر کھانے سے بہر حال بہتر ہے۔ سستی کاہلی اور بے کاری ہماری سب سے بڑی دشمن ہیں۔ ان سے دامن چھڑا کر ابتداء ہی سے ایسے کاموں کے سیکھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے جو مستقبل میں ہمارے لئے ایک عظیم سرمایہ ثابت ہو سکیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو بہت جلد نہ صرف ہم خود ترقی کر جائیں گے بلکہ ملک اور قوم کے لئے ایک مفید وجود بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

## وصایا

**ضروری نوٹ**

**مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔**

**سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ**

**مسل نمبر 37110** میں حلیم اختر ولد محمد اسماعیل قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حلیم اختر ولد محمد اسماعیل کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 رانا محمد محسن ولد رانا عبدالستار کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 افضل محمود بٹ ولد عبداللطیف بٹ کورنگی کراچی

**مسل نمبر 37111** میں محمد ارشد خواجہ ولد خواجہ محمد اسلم قوم خواجہ پیشہ طالب علمی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 14-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد فلیٹ واقع طارق روڈ کراچی کا 1/4 حصہ مالیتی -/550000 روپے 2۔ ایک عدد سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ارشد خواجہ ولد خواجہ محمد اسلم کراچی گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد خان ولد چوہدری جمیل احمد کراچی گواہ شد نمبر 2 آفتاب احمد خان ولد چوہدری جمیل احمد کراچی

**مسل نمبر 37112** میں لیاقت علی ولد محمد صدیق قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 20-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 80 مربع گز کا نصف حصہ مالیتی -/35000 روپے۔ ایک عدد مکان کا نصف حصہ مالیتی -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل

رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لیاقت علی ولد محمد صدیق کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 عزیز اللہ ولد احمد علی صادق کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 عبدالقدوس سندھو ولد بشیر احمد سندھو کورنگی کراچی

**مسل نمبر 37113** میں میجر (ر) نعیم احمد ڈار ولد میجر مبارک احمد ڈار صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 50 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/28000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میجر (ر) نعیم احمد ڈار ولد میجر مبارک احمد ڈار کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 رانا وسیم احمد کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 مرزا احمد حنیف ولد حاجی اللہ دتہ کورنگی کراچی

**مسل نمبر 37114** میں شہناز نعیم زوجہ میجر (ر) نعیم احمد ڈار قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/70000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شہناز نعیم زوجہ میجر (ر) نعیم احمد ڈار کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 ملک مظفر احمد مبشر ولد ملک محمد سعد صاحب کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 برکت اللہ ولد عنایت اللہ کورنگی کراچی

**مسل نمبر 37115** میں سائرہ نزہت بنت عبدالباری قوم شاہد قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیر الٰہی بخش کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سائرہ نزہت بنت عبدالباری قوم شاہد پیر الٰہی بخش کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالباری قوم شاہد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق مغل ولد میاں عبدالعزیز صاحب مغل مارٹن روڈ کراچی

**مسل نمبر 37116** میں لبنیٰ اسد زوجہ اسد سعید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 28 سال 10 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلزار ہجری کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 15 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ 3۔ پرائز بانڈ مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ لبنیٰ اسد زوجہ اسد سعید گلزار ہجری کراچی گواہ شد نمبر 1 اسد سعید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد وصیت نمبر 26998

خوشخبری
ربوہ سے لاہور A/C لگژری کوچ
پہلا ٹائم لاری اڈا ربوہ سے صبح 5:15
دوسرا ٹائم لاری اڈا ربوہ سے صبح 6:15
[illegible] فون نمبر 211222

# اطلاعات واعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## سانحہ ارتحال

مکرم انجینئر محمد نواز باجوہ صاحب ایکسین واپڈا لاہور اطلاع دیتے ہیں خاکسار کی والدہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری کرامت اللہ باجوہ صاحب مرحوم آف گھنو کے چک ضلع سیالکوٹ حال فیکٹری ایریا اسلام ربوہ مورخہ 27 جولائی 2004ء بروز منگل بعمر 81 سال وفات پاگئیں۔ مورخہ 28 جولائی بروز بدھ بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ناصر احمد شمس صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم امتیاز احمد باجوہ صاحب، خاکسار انجینئر محمد نواز باجوہ ایکسین واپڈا لاہور، مکرم شہباز احمد باجوہ صاحب حال لندن اور ایک بیٹی مکرمہ خالدہ اعجاز صاحبہ زوجہ اعجاز احمد ورک صاحب سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور بڑی دعا گو تھیں۔ کتب سلسلہ کے مطالعے سے گہرا شغف رکھتی تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد قریشی صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب مورخہ 26 جون 2004ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ بڑے مخلص احمدی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ ہانڈو گجر لاہور میں مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ قبرستان میں پڑھائی اور وہاں ہی تدفین ہوئی۔ دعا بھی مربی صاحب موصوف نے کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

## ولادت

مکرم طاہر احمد خان صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی لکھتے ہیں کہ ہماری بیٹی مکرمہ حمیرا خان صاحبہ اور مکرم غلام اللہ خان صاحب آف حزم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹوں کے بعد مورخہ 21 جولائی 2004ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام علیزہ خان تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم صوبیدار غلام رسول صاحب (مرحوم) کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ نومولودہ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک، نیک قسمت اور دین کی خدمت کرنے والی ہو۔ آمین

## نمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر سید ذوالقرنین صاحب حلقہ کوٹ لکھپت لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم سید احمد ولید صاحب نے میٹرک کے امتحان 2004ء میں ڈویژنل پبلک سکول ماڈل ٹاؤن لاہور سے 755/850 نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ مکرم سید احمد ولید ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ کے پوتے اور چوہدری محمد صدیق صاحب سدھو ربوہ کے نواسے ہیں۔ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کی آئندہ کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## اعلان داخلہ

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر (ii) بی ایس سی انجینئرنگ (سول، کمپیوٹر، آرکیٹیکچرل، مکینیکل، ایگریکلچرل اینڈ الیکٹریکل (iii) بی بی اے (آنرز) (iv) بی بی اے (آئی ٹی) آنرز (v) بی ایس (سی ایس) (vi) بی ایس (آئی ٹی) (vii) ڈاکٹر آف فارمیسی (viii) بی کام (آئی ٹی) (ix) بی ایس سی (اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس) داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ کیم اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

اعلان داخلہ
کمپیوٹر شارٹ کورسز (ACLA)، جرمن/انگلش سپوکن کلاس
ٹیوشن کلاسز B.A.F.Sc.F.A، میٹرک، سلیٹ، اکنامکس، انگلش
[illegible] (صرف خواتین کے لئے)
نیشنل کالج ربوہ فون 215025

# خبریں

## عراقی شہروں میں شدید لڑائی 460 جاں

نجف عراق میں بغداد اور نجف سمیت کئی شہروں میں خونریز لڑائی شروع ہوگئی جس میں 460 سے زائد عراقی جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہوگئے۔ حملوں میں 3 امریکی فوجی ہلاک اور 27 زخمی ہو گئے۔ بمباری سے کئی عمارتیں تباہ ہوگئیں۔ ناصریہ میں اتحادی فوج کی 4 بکتر بند گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ لشکر مہدی کے مشتبہ ٹھکانوں پر امریکی طیاروں نے راکٹوں سے نشانہ بنایا۔ امریکی فوج اور لشکر مہدی میں گھنٹوں فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ چار لبنانی اغوا کر لئے گئے۔ 100 عراقیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مقتدیٰ الصدر کے ترجمان نے کہا ہے کہ جنگ بندی کے لئے تیار ہیں۔ نجف کو بچایا جائے۔

## نارووال میں پولیس مقابلہ ڈی پی او جاں

نجق نارووال کے ضلع میں اشتہاری ملزموں کے ساتھ مقابلہ میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر نارووال طیب سعید جاں بحق اور 4۔افراد شدید زخمی ہوگئے۔ پولیس کو ایک مکان میں اشتہاریوں کی موجودگی کی اطلاع ملی۔ پولیس نے چھاپہ مارا تو انہوں نے پولیس کو دیکھتے ہی فائرنگ کر دی۔ پولیس کی فائرنگ سے دو ڈاکو بھی ہلاک ہوگئے۔

**دنیا محفوظ ہوگئی** امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ پاکستانی صدر جنرل مشرف کے دلیرانہ اقدامات سے امریکہ اور پوری دنیا محفوظ ہوگئی ہے۔ پاکستان امریکہ کا قریبی اور بااعتماد ساتھی ہے۔ جس کی فوج نے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے انتہائی شاندار اور منظم آپریشن کیا ہے۔

## سرحد میں نماز جمعہ کی ادائیگی اور کاروبار

سرحد حکومت کی جانب سے تحفظ الصلوٰۃ کے اعلان پر ڈیرہ اسماعیل خان میں عمل درآمد ناکام رہا۔ نماز جمعہ حسب روایت ادا کی گئی۔ ایک وقت کی بجائے مختلف اوقات میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ سرکاری اپیل کے باوجود تجارتی مراکز کھلے رہے۔

## سابق میئر ملتان کو پانچ سال قید اور جرمانہ

احتساب عدالت نے سابق میئر ملتان صلاح الدین ڈوگر کو پانچ سال اور 75 لاکھ جرمانہ کی سزا دی ہے ملزم کو دس سال کے لئے نااہل اور اتنے ہی عرصہ کیلئے قرضہ لینے پر پابندی ہوگی۔

| ربوہ میں طلوع وغروب 9۔اگست 2004ء | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:56 |
| طلوع آفتاب | 5:26 |
| زوال آفتاب | 12:14 |
| وقت عصر | 4:59 |
| غروب آفتاب | 7:01 |
| وقت عشاء | 8:31 |

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم شفیق احمد صاحب گمسن کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع حافظ آباد دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سی پی ایل نمبر 29